صحیح یا ضعیف حدیث کی پہچان

منافق ہمیشہ سے رہے ہیں اور ہر طرح سے خوہ وہ لکھ کر ہو یا بول کر ہو یا کوئ اور طریقے سے امت کو قرآن سے دور کرنے کی کوشش کی ہے اور بہت حد تک کامیب بھی ہوۓ ہیں ۔ اس کا ہم اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج یہ امت خلفشار سے دو چار ہے ۔ منافقوں نے نہ عمرؓ کو چھوڑا اور نہ ہی عثمانؓ کو ، نہ علیؓ کو، نہ حسنؓ اور حسینؓ کو چھوڑا، ان سب کو شہید کردیا پھر ہم اور آپ کا چیز ہیں ۔

قرآن کی حفاضت کا زمہ تو اللہ نے خود اپنے ہاتھ میں لیا ہے لیکن حدیث یا کسی اور کتاب کا نہیں ۔ آج احمدی یا قادیانی لوگ کچھ کہتے ہیں تو ہم بڑے محتاط ہو کر سنتے ہیں اور رد کردیتے ہیں ، لیکن اسکے باوجود وہ بہت سی باتیں ہماری کتابوں میس شامل کرنے میں کامیاب ہو گۓ ہیں ۔ اسی طرح ماضی میں جب عمرؓ نے قیصر و کسرا کو فتح کیا تو بہت سے منافقوں نے جھوٹی اور منگھرت احادیث شامل کردی ، جس کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں ۔

یہ کوئ ضروری نہیں ہے کہ اگر تمام راوی صحیح ہیں تو حدیث صحیح ہے ۔ حدیث کے صحیح ہونے کے لۓ ضروری ہے کہ اسکا عنوان ، اسکا مضمون اور وہ حدیث کس سے مخاتب ہے ان سب کا کھلی انکھوں سے قرآن کے مطابق دیکھنا ضروری ہے ۔

ماضی میں فارسی اور رومی ملکر بڑی حکمت کے ساتھ احادیث کی کتابوں میں جھوٹی اور منگھرت احادیث شامل کرنے میں کامیاب ہو گۓ ہیں اور عرب ممالک بھی اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں اور اب بھگتنے کی ہماری باڑی ہے اگر ہم نے قرآن سے ہدایت نہ لی تو ۔